

Registered

No. L. 89.

اخبار نورافشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰) مطبوعہ ۱۹- مئی ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستہ اخبارات

شہر راولپنڈی میں آریا ہائی سکول بھی جاری ہوگیا ہے اور فیس بھی بہ نسبت دوسرے سکولوں کے کم رکھی گئی ہے طالب علم کثرت سے اُٹھ اُٹھ کر جارہے ہیں دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے ؛

حضور والیسرائے اور لیڈی کرزن صاحبہ اب بالکل تندرست ہیں پرائیویٹ سکرٹری صاحب کو بھی آرام ہے ؛

افواہ ہے کہ گورنمنٹ ہند شرقی بنگال سٹیٹ ریلوے کو ۱۰ کروڑ پر کسی کمپنی کے ہاتھ بیچدیگی اور طلائی سکہ جاری کردیگی ؛

مہاراجہ صاحب بیکانیر نے منگل کو شملہ میں حضور والیسرائے سے ملاقات کی ؛

حضور قیصرہ معظمہ کی سالگرہ کے خطابات کی فہرست شملہ میں غالباً ۲۳ جون کو شایع کیجاویگی ؛

۹- مئی کو پونا جیل میں مہادیو ونایک رانیڈے کو اور ۱۲- مئی کو بالکرشن کو پھانسی ملی ؛

وسط ہند میں فوجی افسر لفٹنٹ بیڈی شکار کھیلتے تھے بندوق چل جانے سے ہاتھ کی اُنگلی اُڑگئی؛

پونا میں سٹر بونیشن بندوق سے مشق کررہے تھے گولی اتفاق سے ران میں لگ گئی سخت مجروح ہوئے ؛

کشمیر ریلوے کے خرچ کا ڈیڑھ کروڑ اندازہ کیا گیا ہے ؛

راؤ بہادر بی کے جوشی قایم مقام دوم اسسٹنٹ رزیڈنٹ حیدرآباد دکن ہوئے دیسی کو یہہ عہدہ پہلی دفعہ ملا ؛

یورپین شاہزادہ کونٹ ٹیورن سیر کرنے کے لئے کشمیر میں آئے ہوئے ہیں رزیڈنٹ صاحب کے مہمان ہیں ریاست کے جنگلوں میں شکار کھیلیں گے ؛

بنگالہ میں کلکتہ آلودہ طاعون ہے ممالک وسطی میں ناگپور بمبئی میں کمی ہے لیکن کراچی میں بدستور ابتری ہے ؛

لارڈ کچنر گمارن کسالہ سوئکم بربر کا دورہ کرکے عمدرمان میں واپس تشریف لائے ۰۰ امیل گھوڑے پر سفر کیا اقوام کو خلیفہ کی حکومت اور عثمان دغمہ کے ظلم سے جابجا تباہ پایا انگریزی فتح کی سب لوگ تعریف کرتے تھے ؛

حضرت خدیو یورپ کو جاتے ہیں لیکن اسلامبول قسطنطنیہ نہیں جاوینگے ؛

جنوبی کنگٹن میں جس نئی عمارت کی بنیاد قیصرہ ہند نے رکھی اس کا نام البرٹ وکٹوریہ منوریم ہوگا ؛

نیل ابیض میں خلیفہ مہدی کے کیمپ سے ۲۷۰ درویش معہ بہت سی عورتوں و بچّوں کے برٹش گنبوٹس کی پناہ میں آئے اور مطیع ہوگئے ؛

روسی کنسل متعینہ ہانکو نے برٹش خطابوں کے تسلیم کرنیسے انکار کردیا تھا اسپر روسی گورنمنٹ نے اپنے کنسل کو اطلاع دی کہ ایسا نکرے - یہہ خبر ۱۱ مئی کو مسٹر براڈریک نے برٹش

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای-ایم ویری صاحب-ڈی-ڈی-ایڈیٹر

پادری ایچ-گولکناتھ صاحب+پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی-اے+پادری پی-سی-اوپل صاحب } ایڈیٹوریل
پادری جی-ایل ٹھاکرداس صاحب+پادری جمیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب+مسٹر مسیح الدولہ صاحب } کارسپانڈنٹس
پادری کیدارناتھ صاحب بت

دیسی مسیحیونکی تعداد

ملک پنجاب میں مسیحی خدا کے فضل سے زیادہ ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ اب وقت غور کرنے کا آگیا ہے بلکہ کچھ عرصہ سے آیا ہوا ہے کہ امانت دار وسایل معاش مسیحیوں کے لئے کیا کیا ہیں۔

بہت تھوڑی تعداد مشن کے کام میں ملازمت حاصل کر سکتے اور اُس سے کم سرکاری ملازمت میں کامیاب ہوتے ہیں کچھ عرصہ سے چھوٹی ذات کے عیسائی کاشتکاری یعنے اپنے اصلی پیشہ پر لگ گئے ہیں جو نہایت اچھا نشان ہے الّا تو بھی ایک ایسی تعداد مسیحیوں کی اب تک بیکار ہے کہ جو پڑھے لکھے ہیں اور ہوشیار ہیں الّا روزگار کی طرف سے لاچار ہیں اور مذہبی خیالات کے لحاظ سے مسیحی کو بالمقابل دیگر اپنے ہم قوم لوگونکے روزگار میں مدد کرنے میں زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں گو شکر کا مقام ہے کہ اس قسم کی مشکلات رفتہ رفتہ کم اور آسان ہوتی جاتی ہیں۔ اپنے ہم قوم ہندو اور مسلمان بھائیوں کی طرح مسیحیوں میں بھی ملازمت اور نوکری کا بہت خیال ہے اور دیگر طریق معاش کی جانب کم توجہ ہے مگر ایسا نہیں ہونا چاہئے اگر پنجاب میں تعداد مسیحیوں کی دیکھی جاوے تو شاید فی ہزار دیسی مسیحی میں ایک دوکاندار ہوگا حالانکہ مسیحی دوکاندار کی بہت ضرورت ہے خصوصاً ایسی دوکان کہ جہاں سے روزمرہ کی ضروریات خریدی جاویں مثلاً آٹا-دال-گھی-چینی-پارچات-جوتی-وغیرہ وغیرہ اگر لاہور جیسے دار الخلافہ میں جہاں دیسی عیسائی کافی تعداد میں بستے ہیں اور چند اسکول مشن وغیرہ کے ہیں کہ جو خوشی سے مسیحی دوکان سے اشیاء ضروری خریدیں گے تو کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ ایسی دوکان نہ چلے شرط یہہ ہے کہ معتبر اور خدا پرست ایماندار خواندہ مسیحی جو دُکانداری کے کام میں تجربہ کار ہووے اس کام کو پہلے ایک مختصر طور پر شروع کرے اور رفتہ رفتہ جیوں جیوں ترقی ہووے کام بڑھتا جاوے۔ مجھے امید ہے کہ بعض عیسائی اپنا روپیہ دیکر اس کمیٹی میں شیئرز یعنے حصہ لینا پسند کریں گے اور کافی سرمایہ پہلے مختصر طور پر دوکان چلانے کے لئے پیدا ہو سکتا ہے اور اس طرح سے ایک اچھا نمونہ معاش حاصل کرنیکا کئی عیالوں کو مل سکتا ہے؛ (م-د)

اخبار عام مطبوعہ ۱۵ مئی لکھتا ہے کہ فیروزپور لودیانہ کے علاقہ کو مالوہ کہتے ہیں افواہ ہے کہ یہاں ٹھگوں کی ایک نئی جماعت پیدا ہوئی ہے یہہ راہ چلتے آدمیوں کو رومال سے گلا گھونٹ کر نہیں مارتے بلکہ اُنہوں نے ایک نرالا ڈھنگ نکالا ہے ایک کپڑے میں چند پیسے باندھتے ہیں اور گردن کے اُوپر ایک ایسے نازک مقام پر اُس کی زد لگاتے ہیں کہ مسافر کا کام تمام ہو جاتا ہے وہ خاص مقام اُن کو معلوم ہے اس طرح مرے ہوئے شخص پر بظاہر کوئی اثر سختی کا نہیں پایا جاتا یہہ چال تمہارا راہ چلتوں سے کھیلی جاتی ہے؛

اہل ہنود کے بڑے بڑے ریفارمر ذرا اس بات پر غور کریں اور سوچیں کہ ہندو مذہب نے کیسی کیسی خرابیاں اور جور و ستم اس دنیا میں ڈھائے ہیں ٹھگوں کا فرقہ کالی دیوی کو مانتا تھا اور از روئے مذہب ہنود کے اپنے پیشہ کو جائز سمجھتا تھا پس جس مذہب میں نہایت بزدلانہ طور پر مکر و فریب سے قتل جائز ہو اُس مذہب میں اخلاقی خوبیاں اور نیکیاں کیونکر پائی جا سکتی ہیں ہندوستان میں ٹھگوں کا فرقہ قدیم سے پایا جاتا ہے یہہ لوگ نہایت سفاک اور بے رحم ہوتے ہیں اہل اسلام بھی اس فرقہ میں شامل ہو جاتے ہیں جن لوگوں نے امیر علی ٹھگ کا حال پڑھا ہوگا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہہ فرقہ کیسا ظالم تھا گورنمنٹ انگلشیہ کی برکت سے یہہ فرقہ قریب قریب نابود ہو گیا ہے اور روز بروز ٹھگی اور ڈکیتی کا انسداد ہوتا جاتا ہے+

آگرہ اور کانپور وغیرہ مقامات کی میونسپلٹیوں

کی شرمناک کارروائیوں نے بالآخر صوبہ ہذا کی گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ کیا کہ وہ آیندہ کے لئے میونسپلٹیوں کی خرابیوں کی اصلاح کی طرف مایل ہو چنانچہ اُس نے حال میں ایک جدید حکم نافذ فرمایا ہے کہ صاحبان کمشنر اپنے دورہ کے ایام میں میونسپل دفاتر کا بھی معاینہ کیا کریں جہاں تک خیال کیا جاتا ہے یہہ حکم نہایت دور اندیشی اور دانشمندی پر مبنی معلوم ہوتا ہے اور واقعات بتاتے ہیں کہ ایسے حکم کے نفاذ کی اشد ضرورت تھی؛

؛

هندوستانی ریفارمر

سہایک مطبوعہ یکم مئی ۹۹ء لکھتا ہے کہ "ہمارے ریفارمر دیش سدھار اور دیش سیوا کا دم تو بھرتے ہیں مگر ایسے بہت ہی کم آدمی ہیں جو سچ مچ کے ریفارمر ہوں۔ ہمارے ملک میں اصلاح کا کام ڈھیلا رہنے کا بڑا سبب یہی ہے کہ ایسے ریفارمر بہت کم ہوئے ہیں جو تن من دھن سے اپنے کام میں لگ جائیں ریفارمیشن کے کام میں کامیابی نہ ہونے کے حسب ذیل کارن ہیں۔ اوّل۔ ہمارے ریفارمر ذاتی قربانی کرنا نہیں چاہتے۔ دوم۔ پورشارتھ اور اُتساہ سے کام نہیں کرتے اُن میں استقلال کم ہوتا ہے۔ سوم۔ اُنکا آئیڈیلس اور عمل ایک نہیں ہوتا"

سہایک نے جو ہندوستانی ریفارمروں کا فوٹو کھینچا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے انگریزی تعلیم نے ہندوستان میں ایک عجیب انقلاب پیدا کر دیا۔ لوگ اپنی گذشتہ جہالت اور تاریکی کو سمجھ کر اصلاح کا دم بھرنے لگے فوراً مختلف سماجیں اور سوسائٹیاں بنا ڈالیں ہر بات میں یوروپین کی نقل کرنے میں کمال کر دکھایا مگر شیر قالین دیگر و شیر نیستان دیگر است کا معاملہ پھر بھی قایم رہا سچا ریفارمر ہونا آسان نہ تھا ہندو مذہب میں یہہ لیاقت ہی نہ تھی کہ کسی ریفارمر کو ملک اور قوم پر قربان ہونا سکھلا سکے اور اگر چند روز کے لئے کسی نے اصلاح کا کچھ کام کیا بھی تو خود غرضی شہرت پرستی یا کسی مطلب کے نکالنے کے لئے ایسی حالت میں استقلال کیونکر پیدا ہو سکتا ہے غرض کہ ہندو مذہب میں بڑھنے اور ترقی کرنے کا مادہ ہی موجود نہیں صرف بدھ مذہب اور محمد کے مذہب میں کسی زمانہ میں پھیلنے کی قدرت پائی جاتی تھی مگر اب وہ قدرت بالکل معدوم ہو گئی سبب یہہ کہ اُن کی بنیاد راستی اور حق پر نہ تھی اُن کی ترقی تلوار کی دھار اور غازیوں کی خونریزی سے ہوتی تھی مگر بمقابلہ دیگر مذاہب کے مسیحی مذہب کے وسایل ترقی سادے اور بے نقصان ہیں مگر اپنے اثر میں سیف ذوالفقار کی کاٹ کو مات کرنے والے ہیں کلیسیائی انتظام ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے ہوا ہے کہ ترقی کا ہونا ایک لابد امر ہے نو مریدوں کو اس میں پناہ ملتی ہے اور اُن کی دینی تعلیم و تربیت کا حتی الامکان تشفی بخش انتظام کیا جاتا ہے اس کی ساخت کی ظاہری صورت اور اُس کے شرکا کا اجتماع اور اُس کے انتظاموں کی پائیداری ایسی باتیں ہیں جو نہ کسی فلسفیانہ فرقہ کو نصیب ہوئیں اور نہ کسی انجمن کو اور یہہ انتظام تمام زمانوں میں چلا آیا ہے اگر ہم پیچھے ہٹیں تو اس انتظام کے سلسلہ میں کہیں ٹوٹی ہوئی کڑی نہ پائیں گے بلکہ اس مذہب کے بانی تک اس سلسلہ کو برابر دیکھتے جائیں گے اس کے ضابطوں سے ایسے اعلیٰ معانی مترشح ہوتے ہیں اس کی عبادت سے سچی عبودیت کا ایسا اظہار ہوتا ہے اس کی دعا اور بندگی کی طرز سے ایسی سادگی اور سنجیدگی ٹپکتی ہے اس کے کلام کی شرح اور تفسیر سے ایسے الہی مطالب اور راز کھلتے کہ سننے اور دیکھنے والا مسیح کی خوبی اور قدرت کا قایل ہو جاتا ہے اور اُس کی غلامی کو اپنی حقیقی آزادگی سمجھتا ہے۔

اس کا ذات پات کی فضول پابندیوں اور قومی دستورات سے جو مذہب کو عالمگیر ہونے سے روکتی ہیں آزاد ہونا نہ صرف مسیحیوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا بلکہ اُن پر اس بات کو فرض ٹھہراتا کہ اس انجیل کی منادی جس میں محبت کی خوشخبری ہر فرد بشر کے لئے پائی جاتی ہے تمام دنیا میں ہونی چاہئے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجات کا پیغام برق کی سرعت کے ساتھ ہر رکاوٹ کو بھاندتا اور ہر دیوار کو گراتا ہوا دنیا کے کنارے تک پھیلتا جاتا ہے اس کی مقدس کتاب بائبل کو نظر غور سے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح اس پیغام کو ہر کونے اور ہر گوشہ میں پہنچا رہی ہے شاذ ہی کوئی زبان ایسی رہی ہو جس میں اس مبارک کتاب کا ترجمہ نہ ہوا ہو ہاں یہہ کتاب اس مذہب کی تعلیمات کا الہامی خزانہ اس کے لٹریچر کی بنیاد اس کے الہی فلسفہ کی مستند کتاب اُس کے ضوابط اور قوانین کا مجموعہ ہے کل مسیحی مذہب کا اس کلام پاک کے سانچے میں ڈھلکر ایک ہی ہمدردی کے رشتہ سے مربوط ہو جانا اور ایک خوش لحن غزل کے سرود میں جو آسمانی رفاقت اور مدح سرائی کا نمونہ ہے ہم آواز ہو کر زمزمہ پرواز ہونا ایسی کیفیتیں ہیں جن کی نظیر مسیحی مذہب کے احاطہ سے باہر نہ کسی مذہبی تحریر میں اور نہ کسی شخص کے دینی تجربہ میں پائی جاتی ہے اور جس قدر یہہ مذہب اس پاک کلام کی رہبری سے آگے بڑھتا اور تاریک اور بنجر خطوں کو اپنی تاثیرات سے گھیر کر منوّر اور بارآور بناتا اسی قدر اُنکی صداقت کی شہادت بہم پہنچتی کہ اس کا مشن ساری دنیا کے لئے ہے علاوہ اس مبارک کتاب کے اور بہت سی تصنیفات ہیں جو پاک کلام کی تعلیم سے پُر ہیں اور مسیح کی زندگی بخش تعلیم کو دنیا میں پھیلا رہی ہیں ہمارے خیال میں دیگر مذاہب میں اس قسم کی کتابیں اول تو موجود ہی نہیں اور اگر ہیں تو بہت تھوڑی جن کی تلاوت اور مطالعہ نے ان مذہبوں کو ترقی دی ہو یا پڑھنے والوں کو جان تازہ بخشی ہو۔

پھر یہہ وسایل جو ایسے کثیر اور عجیب ہیں اُن باتوں سے جو دل میں تحریک اور اشتعال پیدا کرنے والی ہیں اور بھی زور پاتے ہیں اس بات سے کہ مسیح کی بڑی اور عجیب نجات کی ضرورت ہر فرد بشر کو ہے لہذا اس کو مشتہر کرنا نجات یافتوں پر محبت اور ہمدردی سے بھرے ہوئے دلوں میں بڑی تحریک پیدا کرتا ہے

اپنی شخصی نجات اور بہبودی کا خیال شکرگذاری کی روح کو مشتعل کرتا اور اس کے ساتھ مسیح کے حکم کی پاسبانی اور نگہبانی انجیل کی عالمگیر منادی کو ایماندار کی نظر میں فرض ٹھہراتی ہے اور وہ انجیل کی بشارت دینے میں مسیح کے نمونہ کی پیروی کرنیکو اپنی سعادت سمجھتا ہے جھوٹے مذاہب میں خدا کے نام کی تحقیر و تکفیر ہوتی اس کی مرضی کے برخلاف علم لبغاوت برافروختہ دیکھکر دیندار کی ساری قوتیں ملکر اس پر مائل ہوتیں کہ اس کا مبارک نام کفر اور تحقیر کے ہاتھ سے رہائی پائے اور اس کا جلال ظاہر ہو ایک طرف وہ اس خدمت کی انجام دہی کے لئے اپنی تمام قوتوں کو فراہم کرتا ہے اور دوسری طرف بچوں کی طرح روح پاک کی قوت پر جو تاریکی اور برائی کے قلعوں کو نابود کرنے والی ہے بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے۔

ان باتوں کی مثالیں دنیا کے مذہبوں میں نہیں ہیں محمدی مذہب کو مسیحی مذہب کے ساتھ پہلو بہ پہلو رکھکر دیکھو اور دونوں کی ترقی کرنے اور بڑھنے میں زمین آسمان کا فرق دکھائی دیگا ہاں ہم یہہ مانتے ہیں کہ دنیا کو تلوار سے فتح کرنے والی تدبیر میں کوئی کوئی عنصر اچھا بھی ہوگا غازیانہ خونخواری بہت کچھ دکھائی دیگی مگر روحوں کو بچانے کا خیال بالکل نظر نہ آئیگا لوگوں کی نجات کا فکر اور کوشش دکھائی نہ دیگی وہاں مسیح کے نمونے پر گرے ہوؤں کے لئے رونا اور ان کو اُٹھانے کے لئے تکلیفیں سہنا اور خود انکاری کو عمل میں لانا کہاں ہے؟ کہاں ہے وہ خوشی جو ایک شخص کے نجات پانے پر فرشتوں کی صف میں بربط نوازی اور نغمہ خوانی کا سماں باندھ دیتی اور زمین پر بندگانِ خدا کی جماعت شکرگذاری کی روح سے بھرکر حمد و ستایش کے گیت گاتی ہے۔

جو بدھ مذہب سے واقف ہیں وہ ہمارے ساتھ اِس بات میں اتفاق کریں گے کہ قدیم زمانہ میں پھیلنے اور بڑھنے کی قوت اگر اُسے نصیب ہوئی ہو تو ہوئی ہو مگر اب باعتبار اس امر کے اس میں اور مسیحی مذہب میں کچھ مقابلہ نہیں ہو سکتا اور اب اگر اُس کی خصوصیات بیان کریں تو یہہ کہنا پڑیگا کہ وہ بند پانی کی طرح رُکا ہوا کھڑا ہے بدبو غلاظت اور بے پروائی اس کا حصہ ہیں مسیحی مذہب ہی ایک اکیلا مذہب ہے جو ایک اعلیٰ اور مضبوط اور ہمیشہ بڑھنے والی قدرت رکھتا ہے وہ فتح حاصل کرنے کے لئے دنیا کے ہر حصہ پر حملہ کرتا ہے اور معاوضہ میں بہت تھوڑے حملے اُٹھاتا ہے وہ بت پرستی کو اُکھاڑ رہا ہے ذات پات کی بیخکنی کر رہا ہے افریقہ میں اپنے نجات بخش کام کو پھیلا رہا ہے جہاں جو کچھ اب تک اس برّاعظم کی اندرونی حالت کی نسبت معلوم ہوا اور ہو رہا ہے بڑے درجہ تک مسیحی مذہب کے مشنریوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے ہاں یہہ مذہب اسی طرح پھیلتا جائیگا اور دنیا کو خدا اور اُس کے بیٹے کی پہچان سے جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس طرح بھر دیگا جس طرح سمندر پانیوں سے معمور ہے ؎

راقم

راماننداَنور

بڑا سفید تخت اور ابدی حالت

ہزار سال کے اختتام پر زمینی زمانوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے خدا کے فضل یا رحم یا عدالت میں زمین کے ساتھ انتظام و کاروبار اب تمہ کو پہنچا اور اس لئے زمین اور آسمان اس کے چہرہ کے سامنے سے جواب اُس بڑے سفید تخت پر بیٹھا غایب ہو گئے (مکاشفات ۲۰: ۱۱)

آخری عدالت ہزار سال کے اختتام اور ابدی حالت کے شروع کے درمیان وقوع میں آتی ہے مگر اس سے پیشتر ایک بھاری اور نتیجہ آور حادثہ واقع ہوتا ہے جس کا ذکر اچانک ایک لفظ میں ختم ہوتا ہے اور وہ اس نوشتہ میں پایا جاتا ہے جس کا ذکر ابھی ہم نے کیا ہے زمین اور آسمان آگ سے برباد کیئے جائیں گے پطرس رسول اس کا یوں ذکر کرتا ہے "لیکن خداوند کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہے آویگا اور اسی میں آسمان سناٹے کے ساتھ جاتے رہیں گے اور عناصر جلکر گداز ہو جائیں گے اور زمین اُن کاریگریوں سمیت جو اس میں ہیں گل جائیگی"۔

پھر "اور کہ تم خداوند کے اس دن کے آنے کے منتظر اور مشتاق ہو رہو (تاکہ وہ جلد آوے) جس میں (جس کے سبب سے) آسمان جلکر گداز ہو جائیں گے اور عناصر جلکر پگل جائیں گے" (۲-پطرس ۳: ۱۰، ۱۲ آیات)

یاد رکھنا چاہیئے کہ خداوند کے دن سے مراد یہہ تمام ہزار سال کا زمانہ یہہ چور کی مانند آتا ہے اور اس کا شروع خداوند کے ظہور سے ہوگا اور اس کے خاتمہ پر زمین اور آسمان کا آگ سے گداز ہونا وقوع میں آویگا اسواسطے پطرس رسول فرماتا ہے "جس میں"، کیونکہ یہہ حادثہ اس ہی میں واقع ہوگا یعنے خداوند کے دن کے خاتمہ پر یہہ حادثہ وہی ہے جس کا ذکر مکاشفات میں ان لفظوں میں ہوا ہے "جس کے حضور سے آسمان اور زمین غائب ہو گئے" وہاں پر حقیقت کا ذکر ہوا ہے اور آسمان و زمین کے غائب ہونے کے وسایل کا بیان نہیں مگر جیسا پطرس رسول کے خط سے معلوم ہوا ہے اس حال کے منظر کی بربادی کے واسطے خدا آگ کو استعمال کریگا۔

اس کے بعد وہ بڑا سفید تخت وقوع میں آوے گا

یعنے آخری عدالت آسمان اور زمین کے گذرجانے کے بعد واقع ہوگی۔

اس عدالت کی قسم اور خصوصیت زیادہ غور و امتحان طلب ہے۔

اوّل دیکھنا چاہئے کہ حاکم کون ہوگا کلام الٰہی کے معتبر نسخوں سے ثابت ہے کہ خود خدا حاکم ہے "پھر میں نے دیکھا کہ مردے کیا چھوٹے اور کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں" (مکاشفات ۲۰: ۱۲) یہہ بھی نہایت مروّج اور عام رائے کی بات ہے کہ لفظ "خدا" کے عوض لفظ "تخت" رکھا جاتا ہے اور دوسرے مقامات سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند عیسیٰ اس بڑے سفید تخت کو تصرف میں لاویگا اور اس پر جلوس فرمائیگا اُس نے خود فرمایا کہ "باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا مگر اس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جس طرح سے کہ باپ کی عزت کرتے ہیں" "پھر کیونکہ جس طرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی دیا ہے کہ اپنے میں زندگی رکھے بلکہ اسے اختیار دیا ہے کہ عدالت کرے اس لئے کہ وہ ابن آدم ہے" (یوحنا ۵: ۲۲-۲۷ تک دیکھو) اس نوشتہ کے ساتھ پولوس رسول کا یہہ کہنا کامل اتفاق رکھتا ہے کہ "یسوع کے نام پر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وہ جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے (فلپیوں ۲: ۱۰ و ۱۱ آیات)، پس وہ جو زمین پر ایک دفعہ مردود ٹھہرایا گیا اور مصلوب ہوا تھا اب انکی عدالت کرنے بیٹھے گا جنھوں نے اس کو نجات دہندہ اور خداوند نہ مانا کیونکہ باپ کی مرضی یہہ ہے کہ سب بیٹے کی عزت کریں جس طرح اس کی عزت کرتے ہیں جب وہ عدالت کے تخت پر جلوس فرما ہوگا خدا آدمیوں اور فرشتوں کے روبرو ظاہر طور سے مسیح کے مقدمہ کو فتح بخشیگا اور یوں دکھاویگا کہ وہ عام عزت و تعظیم کے لایق ہے پس ہر ایک جس نے اس کو فضل کے دن نہ مانا اب گھٹنے ٹیک کے اقرار کریگا کہ وہی خداوند اور مالک اور حاکم ہے اور بڑے سفید تخت پر بیٹھکر وہ انصاف کنندہ ہے کہ تمام اپنے دشمنوں کی ابدی قسمتوں کا اظہار کرے۔

لکھا ہے کہ تخت جس پر وہ بیٹھا ہے "بڑا" اور "سفید" ہے یہہ "بڑا" ہے کیونکہ اس پر بیٹھنے والا بہت بزرگ ہے اور اس کا "سفید" ہونا ان عدالتوں پر دلالت کرتا ہے جو کہ اظہار کی جائینگی اور ہر ایک فتویٰ خدا کی ذات کی پاکیزگی کے مطابق دیا جاویگا یہہ عدالت اشخاص کی نہ اشیا کی اور فقط بے ایمانوں کی ہوگی یوحنا رسول یوں فرماتا ہے "پھر میں نے دیکھا کہ مردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی اور مردوں کی عدالت جس طرح سے ان کتابوں میں لکھا تھا ان کے اعمال کے مطابق کی گئی اور دریا نے ان مردوں کو جو اس میں تھے اچھال پھینکا اور موت اور قبر نے (عالم غیب) ان مردوں کو جو ان میں تھے حاضر کیا اور ان میں ہر ایک کی عدالت اس کے کاموں کے موافق کی گئی پھر موت اور برزخ (عالم غیب) آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہہ دوسری موت ہے اور جس کا ذکر زندگی کی کتاب میں نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا" (مکاشفات ۲۰: ۱۲ سے ۱۵ تک)

اس نوشتہ کے ٹھیک ٹھیک بیانات پر غور و امتحان کرنے سے روشن ہوگا کہ اس بھاری اور بیشمار گروہ میں کسی ایماندار کا نشان و ذکر نہیں ملتا سچ تو یہہ ہے کہ جیسا ہم آگے گذشتہ بابوں میں بیان کر چکے ہیں تمام ایماندار خداوند کی دوسری آمد کے وقت بادلوں میں اُٹھ گئے ہیں کہ اپنے مالک سے ہوا میں ملاقات کریں علاوہ اُن کے جو مسیح کی آمد کے وقت قبروں میں چھوٹنے جائیں گے دو اور اقسام پائے جائیں گے یعنے ہزار سال کے زمانہ کے مقدّس اور اس زمانہ کے بے ایمان اور سرکش لوگ۔ لیکن ہزار سال کے مقدّس موت کا مزہ نہ چکھیں گے پس چونکہ اس منظر عدالت میں فقط مردے شامل ہیں (آیت ۱۲) واضح ہو کہ جو تخت کے حضور عدالت کے لئے کھڑے ہیں ان میں ایک بھی ایماندار نہیں بلکہ تمام شریروں اور بے ایمانوں کے گروہ ہیں یہہ نتیجہ ایک اور دلیل سے پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دو قسم کی کتابیں کھولی گئیں اور عدالت ان پر موقوف ہے ایک زندگی کی کتاب ہے اور باقی اعمال کی کتابیں اور لکھا ہے "مردوں کی عدالت جس طرح سے ان کتابوں میں لکھا تھا ان کے اعمال کے مطابق کی گئی" (آیت ۱۲) حقیقت میں اُن کی عدالت دو وجہہ سے ہوگی۔ مثبت اور نفی۔ اوّل مثبت یوں کہ اُن کے اعمال اُن پر گواہی دینگے دوم نفی یوں کہ اُن کے نام کتاب حیات میں پائے نہ جائیں گے اور اس سبب سے وہ اس رحم اور مہربانی کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ "جس کا ذکر زندگی کی کتاب میں نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا"۔ زندگی کی کتاب میں ان میں سے کسی کا نام و نشان نہ ملا اور اس واسطے اُن کے اعمال اُن کی سزا کا باعث ٹھہرے اور ہم جانتے ہیں کہ شریعت کے اعمال سے کوئی راستباز نہیں ٹھہریگا (رومیوں ۳: ۲۰) یہاں پر ایک عدالت کی اور صورت ظاہر کرنے کے لئے ہم ایک بزرگ کا قول اقتباس کرتے ہیں "اس نظارہ کی ایک خبر یہہ ہے فقط بادشاہی اور خود مختار فضل سے خدا کے ازلی ارادہ کے مطابق نجات حاصل ہوگی۔ ایک کتاب حیات تھی جس کا ذکر اس کتاب میں نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا مگر یہہ آدمیوں کی تمام نسل اور اس دنیا کے لئے آخری اختتام اور علیحدگی کا منظر تھا اور اگرچہ ہر ایک کی عدالت اس کے اعمال کے مطابق کی گئی تاہم فقط بادشاہی

فضل سے بعض کو خلاصی حاصل ہوئی اور جس کا ذکر فضل کی کتاب میں نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا دریا نے ان مردوں کو جو اس میں تھے اُچھال پھینکا موت اور عالم غیب نے ان مردوں کو جو ان کے پاس تھے حاضر کیا موت اور عالم غیب (قبر) الٰہی عدالت سے ہمیشہ کے لئے برباد کئے گئے آسمان اور زمین گذر گئے مگر وہ بحال کئے جائیں گے لیکن موت اور عالم غیب (قبر) کبھی بحال نہ ہونگے اُن کے لئے فقط الٰہی عدالت اور بربادی ہی باقی ہے وہ شیطان کی قدرت کا زور خیال کئے جاتے ہیں اسکو موت اور دوزخ یا قبر اور عالم غیب کے دروازوں کا اختیار ہے اور اس لئے یہہ سب ہمیشہ کے واسطے برباد ہو گئے" آخری دشمن یعنے موت اب بربادی کو پہنچا کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح جب تک کہ اپنے تمام دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لاوے بادشاہت کریگا" بہ نسبت "ابدی حالت" کے بیان کے ایک اور نوشتہ غور طلب ہے قرنتیوں کے خط میں یوں لکھا ہے "کہ جیسا آدم کے سبب سے سب مرتے ہیں ویسا ہی مسیح کے سبب سے سب جلائے جائینگے لیکن ہر ایک اپنی اپنی نوبت میں پہلا پھل مسیح پھر وہ جو مسیح کے ہیں اُسکے آنے پر بعد اُسکے آخرت ہوگی تب وہ بادشاہت خدا کے جو باپ ہے سپرد کریگا اور ساری حکومت اور سارے اختیار و قدرت کو نیست کر دیگا کیونکہ جبتک کہ وہ سارے دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نلاوے ضرور ہے کہ سلطنت کرے موت بھی جو کہ آخری دشمن ہے نیست ہوگی کہ اُسنے سب کچھ اُسکے پاؤں تلے کر دیا ہے مگر جبکہ وہ کہتا ہے کہ سب کچھ اُسکے تابع میں کر دیا تو ظاہر ہے کہ وہی الگ رہا جسنے سب کچھ اس کے تابع میں کر دیا اور جب سب کچھ اس کے تابع میں کر دیا جاویگا تب بیٹا آپ ہی اس کا تابعدار ہو جاویگا جس نے سب چیزیں اس کی تابع میں کر دیں تاکہ خدا سب میں سب کچھ ہووے" (۱ قرنتیوں ۱۵: ۲۲-۲۸) کسی دوسرے سے یہہ نوشتہ نہایت غور طلب اور نتیجہ آور ہے کہ اس میں تمام زمانوں کا بیان شامل ہے یا کم از کم اس کی وسعت و مقصد سب پر پھیلتی ہے سب سے اوّل مضمون جو رسول کی نظر میں ہے سو قیامت ہے اس لئے اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے بعد کہ سب آدم میں مرتے ہیں اور کہ تمام مسیح میں جلائے جائیں گے یعنے وہ تمام جو مسیح کے ساتھ شامل ہیں جیسا وہ تمام جو آدم کے ساتھ شامل ہیں وہ ترتیب کا ذکر کرتا ہے کہ کیونکہ وہ جو مسیح میں شریک ہیں جلائے جائیں گے مسیح کی قیامت اس حیرت افزا فضل کا پہلا پھل ہے پھر وہ جو مسیح کے ہیں اس کے آنے پر جمع کئے جائیں گے "تب آخرت آویگی" مگر اس "تب" اور مذکورہ "پھر" کے درمیان ہزار سال کا زمانہ شامل ہے ایسا کہ "آخرت" اِس زمانہ کے اختتام تک پہنچی ہے بلکہ حقیقت میں یہہ "آخرت" کا زمانہ بڑے سفید تخت کی عدالت کے خاتمہ تک پھیلتا ہے یہہ وہ مسئلہ ہے جس پر بہت غور ضرور ہے کیونکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں مسیحائی بادشاہت ختم ہو جاویگی اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خدا کو جو باپ ہے بادشاہت سپرد کر دیتا ہے جب سب کچھ اس کے تابع میں آچکا وہ بادشاہت کو اس کے سپرد کر دیتا ہے جس نے سب کچھ اس کے تابع میں کر دیا اور خود تابعدار ہو جاتا ہے تاکہ آگے کو خدا سب میں سب کچھ ہووے یہہ اس کی زمینی بادشاہت کا خاتمہ اور سپردگی ہے اور آگے کو وہ خود جلیل شدہ مرد تابعدار رہیگا یہہ بات خوب یاد رہے کہ اس کی الٰہی ذات پاک ہمیشہ بحال اور قایم رہتی ہے حقیقت میں واحد اور کل مختار لفظ "خدا" جو استعمال ہوا ہے تثلیث مبارک باپ بیٹا اور روح القدس سے مشتمل ہے یہہ ایک حیرت افزا مکاشفہ ہے کہ اس سے ہم پر ظاہر و روشن ہو جاتا ہے کہ تمام ابدیت میں وہ اپنی جلیل شدہ انسانیت قایم و برقرار رکھیگا اور مقدسوں کی جماعت میں جو سب کے سب اس کے ہم شکل ہو گئے ہیں بہت بھائیوں میں پہلوٹھا ہو کر بود و باش کریگا اور اُن کے درمیان چلتا پھرتا رہیگا پس اس نوشتہ میں ایک طرف تو زمینی بادشاہت سپرد کی جاتی ہے اور دوسری طرف ابدی حالت میں دخل پاتے ہیں جہاں خدا سب میں سب کچھ ہے۔

مکاشفات کی کتاب میں ہم ابدی حالت کا پورا اور مفصل بیان پاتے ہیں جیسا لکھا ہے "پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ وہ اگلے آسمان اور زمین جاتی رہیگی اور کوئی دریا نہ تھا (مکاشفات ۲۱: ۱) یسعیاہ نبی نے نئے آسمانوں اور نئی زمین کا ذکر کیا ہے (یسعیاہ ۶۵: ۱۷) مگر فقط اخلاقی معنوں میں جہاں تک کہ اس کا تعلق ہزار سال کے زمانہ سے تھا مقدس پطرس اس کی عبارت کے مطابق بیان کرتا ہے مگر روح القدس کی ہدایت سے زیادہ عمیق معنوں کو ظاہر کرتا ہے "پر ہم نئے آسمان اور نئی زمین کی جن میں راستبازی بستی ہے اس کے وعدے کے موافق انتظاری کرتے ہیں" (۲- پطرس ۳: ۱۳) مگر مکاشفات میں اس رویت کے وسیلے جو رسول پر ظاہر کی گئی اس وعدے کی تکمیل نظر آتی ہے یہہ بھی لکھا ہے کہ "کوئی دریا نہ تھا" یعنے "جدائی اور علیحدگی کا وقت گذر گیا اور اس منظر کا ہر ایک حصہ کامل انتظام اور خوبصورتی کے ساتھ خدا کے حضور موجود اور ہر ایک چیز اس کی مبارک مرضی اور خیال کے مطابق ہے اس کے بعد مقدس شہر رسول کو نظر آیا" اور "مجھ یوحنا نے شہر مقدس نئی یروسلم کو آسمان سے دلہن کی مانند جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا آراستہ ہو کے خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا اور میں نے ایک بڑی آواز یہہ کہتی ہوئی آسمان سے سُنی کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کریگا اور وہ اس کے لوگ ہونگے اور خدا اُنکا



خدا آپ اُن کے ساتھ رہیگا اور خدا اُن کی آنکھوں سے آنسو پونچھیگا اور پھر موت نہ ہوگی اور نہ غم اور نہ نالہ اور نہ پھر دکھ ہوگا کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں" (مکاشفات ۲۱: ۲ و ۳ و ۴ آیات) ابدی حالت کی کمالیت کے اِس عجیب بیان میں کئی ایک باتیں غور طلب ہیں۔ اوّل مقدس شہر آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے نظر آیا جیسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ہزار سال میں یہہ شہر زمینی یروسلم کے اُوپر قیام پاویگا مگر اب اگرچہ رسول اُس کی خصوصیّت اور آغاز اور قسم کا بیان کرتا ہے پر ظاہر ہے کہ یہہ شہر اور بھی زیادہ نیچے اُترتا اور نئی زمین پر جو اب نئی بن گئی ہے قیام پاتا اور ٹھہر جاتا ہے ہزار سال کے زمانہ کی زمین اُس کی سکونت کے لایق نہ تھی کیونکہ اس زمانہ کی مبارک آبادی اگرچہ بہت بڑی تھی تاہم چونکہ زمین نقص سے خالی نہ تھی خدا کے ابدی خیمہ کا قیام اور سکونت اس پر نہیں ہو سکتی تھی یہہ نئی زمین کے لئے جس میں راستبازی بسیگی باقی تھا کہ اس کی ابدی سکونت کا مکان ہو اور غور کرو کہ شہر کی تصویر کیسی نظر آئی" "دلہن کی مانند جس نے اپنے شوہر کے سنگار کیا اور آراستہ ہو" ہزار سال گذر گئے ہیں اور اب بھی شہر دلہن کی خوبصورتی اور تجلّی میں ملبّس ہے" زمانہ اُس کی جوانی کو کم نہیں کر سکتا اور اس لئے وہ ہمیشہ جلالی کلیسیا ہے جس میں کوئی داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہیں ہے" اب اشتہار دیا جاتا ہے" دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے" اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ یہہ جلالی کلیسیا خدا کی سکونت کی جگہہ ہے اور جیسے اگلے زمانہ میں بیابان میں خدا کا خیمہ مرکز تھا اور تمام فرقوں کے خیمے اُس کے چاروں طرف ترتیب سے استادہ کئے جاتے تھے ایسا ہی یہاں لوگوں کا حال ہوگا کہ تمام باقی زمانوں کے مقدس لوگ ابدی حالت میں خدا کے خیمہ کے چاروں طرف ترتیب سے سکونت کریں گے خداوند نے اپنے لوگوں اسرائیل کو بیابان میں فرمایا تھا" اور میں اپنا مسکن تم میں قایم رکھونگا اور میں تم سے نفرت نہ کرونگا اور میں تمہارے درمیان سیر کرونگا اور میں تمہارا خدا ہُونگا اور تم میری قوم ہوگے" (احبار ۲۶: ۱۱ و ۱۲ آیات نیز حزقیل ۳۷: ۲۶، ۲۷ دیکھو) اب اس کے فضل کے کشف میں اس کی محبت کے ازلی ارادوں کے مطابق اور اس کے خیالوں کی کمالیت کے موافق اس کا وعدہ پورا ہوا اُس کا خیمہ اب آدمیوں کے ساتھ ہے اور وہ ان کے درمیان سکونت کریگا اور وہ اُس کے لوگ ہونگے اور خداوند ان کا خدا خود اُن کے ساتھ ہوگا۔ پھر اس منظر کے باشندوں کی مبارک آبادی کا حال دیکھو کس طرح مذکور ہے نہایت ہی مؤثرانہ طور پر ان لوگوں کی خاطر بیان ہوا ہے جنہوں نے بیابان میں مصیبت اور مشقتیں اور غم برداشت کئے ہیں جن چیزوں سے ہمیں یہاں رنج اور غم فکر واندیشہ پیدا ہوا وہاں کوئی نہ ہوگی اول دیکھو" خدا اُن کی آنکھوں سے آنسو پونچھیگا" گذشتہ غم کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہیگا خدا خود اس کو دور کریگا کیا ہی بیحد ترس اور رحم اس بات میں موجود ہے کہ خود خدا ان کے آنسو پونچھیگا جیسے ماں محبت اور ترس سے اپنے بچّے کے آنسو پونچھتی ہے خدا بھی اپنے مقدسوں کی آنکھوں سے تمام آنسو پونچھکر خوش ہوگا اور جب ایک دفعہ اُن کے آنسو پونچھے گئے پھر کبھی وہ آنسو نہ بہاویں گے۔ کیونکہ پھر موت نہ ہوگی" "بہت لوگ اس منظر میں ہونگے جنہوں نے موت سے جدائی کے باعث آنسو بہائے" "اور نہ غم اور نہ نالہ اور نہ کبھی پھر دکھ ہوگا" تمام یہہ پچھلی چیزیں ہمیشہ کے لئے مثل سیاہ بادلوں کے خدا کے ابدی حضور کی خوشی اور نور کے سامنے سے گذر گئیں اور اس نے جو تخت پر بیٹھا تھا کہا دیکھ میں سب کچھ نیا کرتا ہوں اور اس نے مجھے کہا لکھ کیونکہ یہہ باتیں سچ اور برحق ہیں اور اُس نے مجھے کہا کہ ہو چکا میں اَلفا اور امیگا ہوں اور ابتدا اور انتہا ہوں میں اس کو جو پیاسا ہے آبحیات کے چشمہ سے مفت پینے دونگا اور جو غالب ہوتا ہے سو سب اُن چیزوں کا وارث ہوگا اور میں اس کا خدا ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا پر ڈرنے والے اور بے ایمان نفرتی اور خونی اور حرامکار اور جادوگر اور بُت پرست اور سارے جھوٹوں کا حصہ اسی جھیل میں ہے جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے یہہ دوسری موت ہے" (مکاشفات ۲۱: ۵ سے ۸ تک) اس طرح سب کچھ نیا ہوگا اور نئی خلقت اپنی پاکیزگی کے کمال کو پہنچتی ہے ہر ایک چیز اس شہر کے اندر اور باہر اچھی اور خدا کی پیمایش سے کامل پائی جاتی ہے پس خدا اس منظر میں خوشی اور دلجمعی سے سکونت کریگا یہہ سارا نظارہ اسی کا تقدّ اور وہی اس کا آغاز ہے اور اس تمام سے اس ہی کا جلال ظاہر ہوتا ہے کیونکہ وہی الفا اور امیگا اول اور آخر ہے اس منظر کے خاتمہ پر ایک اشتہار دیا جاتا ہے اور اس اشتہار میں فضل اور وعدہ اور عدالت موجود ہیں ہر ایک جو پیاسا ہے آب حیات کے چشمہ سے مفت پیوے جو غالب ہوتا ہے سو اُن تمام چیزوں کا مالک یا وارث ہوتا ہے بقول شخصے عیسائی کے واسطے دنیا اب آرام کی جگہہ ہے اسکی مبارکباد یکا دوگنا حصہ یہہ ہے کہ خدا اسکا خدا ہوگا اور وہ اسکا بیٹا ہوگا جو اس راہ سے ڈرے اور دنیا اور شیطان پر غالب نہووے مگر شرارت کی راہ پر قدم مارے اسکا حصہ آگ کی جھیل میں ہوگا اب خدا کی راہوں کی تواریخ اختتام پر پہنچی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ برہ کا ذکر یہاں پر پایا نہیں جاتا جیسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں بیٹا اب خود اُس کے تابع ہوگا جس نے سب کچھ اس کے تابع کر دیا تاکہ

خدا سب میں سب کچھ ہووے اس کے عدم انکار کا سبب بھی ہی۔ کیونکہ تمام چیزیں اس سے اور اس کے وسیلہ اور اس کیلئے ہیں اور اسکا جلال تا ابد ہووے۔ پی سی۔ اوبل۔

پانچویں باب کا دیباچہ

خدا کی بادشاہت میں

داخل ہونیکی شرطیں

(۱) داخل ہونا آسان ہی۔ نجات مفت ہی۔ اُسکو قبول کرنیکی دلی تیاری میسحپر ایمان لانتی ہی۔

(۲) داخل ہونا بھی مشکل ہی۔

نجات کی ساتھ خود انکاری چاہئی اس میں۔

(۱) توبہ کرنا۔

(۲) اپنی رشتہ داروں اور جان سے دشمنی کرنا۔

(۳) صلیب اٹھانا۔

(۴) سب کچھ انکار کرنا۔

ایسی ایمان کیلئی خدا کی قدرت ضرور۔ نئی پیدائش

اس بھید پر اعتراض اور اُس کا جواب۔

اب ہم مسیح کی تعلیم میں اس بات کی تحقیقات کریں کہ خدا کی بادشاہت میں آدمی کون سی شرطوں پر داخل ہو سکتا یعنے ہر ایک آدمی کی روح کی نجات کیسے ہوگی۔ یہہ بھاری سوال مسیح سے لوگوں نے کئے کہ "میں کیا کروں جس سے نجات پاؤں"؟ اور یہہ "میں کیا کروں جس سے میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کروں"؟ اس نے ایسے سوالوں کے جواب میں کئی کئی باتیں بتلائیں اور لازم ہی کہ ہم مسیح کے جُدے جُدے بیانوں کو ملا کر اُن کا پورا مطلب دریافت کریں کیونکہ مسیح نے کسی خاص جگہہ میں پورا جواب نہیں دیا اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک بات دوسری بات سے ظاہراً نہیں ملتی مثلاً مسیح کبھی بتلاتا ہی کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا بہت آسان بات ہی اور پھر اُس کے برعکس اس کے کہنے سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بہت مشکل بات ہی پہلے پہل مسیح کی ساری تعلیم سرسری طور سے ایک ہی یعنے یقینی شرط نظر آتی ہی جو یہہ ہی کہ خدا کی بادشاہت جو کہ سب سے عظیم برکت ہی اس کی طرف سے ایک بے قیمت بخشش ہی۔

نجات فضل سے یعنے مفت ہی۔ مسیح کے ہم عہد فریسیوں بلکہ اور بہت سے ہر زمانہ کے لوگوں کا خیال بالکل اس تعلیم کے خلاف ہی اُن کا خیال یہہ ہی کہ نجات اور ابدی زندگی راست چال اور کاموں کا اجر ہی اور اگر خدا کچھ بخشتا ہی وہ سب سے پہلے اُن کو جو آدمیوں میں راست اور دھرمی گنے جاتے ہیں دیتا ہی لیکن ایسا خیال مسیح کی تعلیم میں مطلق نہیں پایا جاتا ہی اس کے برعکس مسیح کی بنیادی سچائی میں خدا کی بادشاہت اور اس بادشاہت کی سب سے بڑی برکت یعنے ہمیشہ کی زندگی فضل پر موقوف ہی۔ مسیح اپنے شاگردوں سے یوں کہتا ہی کہ (متی ۱۰: ۸) "تم نے مفت پایا مفت دو"۔ اور (لوقا ۱۲: ۳۲) "تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں دے"۔ (یوحنا ۱۰: ۲۷-۲۸) "میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں.... اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں"۔ اور مسیح تاکستان کے مزدوروں کی تمثیل میں اسی سچائی کی تعلیم تاکید کے ساتھ پیش کرتا ہی اس تمثیل میں ایک بعید العقل بیان ہی مسیح اپنے معمولی دستور کے مطابق سننے والوں کی حیثیت کا اندازہ کر کے بیشتر اسی طرح سے سکھلاتا کہ گویا مزدوروں میں سے کیسے تمام دن کی محنت کے سبب سے ایک دینار یعنے ہمیشہ کی زندگی کے حقدار تھے ویسے ہی انجیل کی دوسری جگہہ وہ کہتا کہ گویا راستبازوں کو توبہ کرنے کی حاجت نہیں (لوقا ۱۵: ۷)۔ مسیح نے اپنا مطلب زیادہ صاف بتلانے کے لئے مزدوروں کی محنت میں یہہ فرق کیا کہ ایک گھنٹہ کے کام کرنے والوں کو بھی تمام دن کی محنت کرنے والوں کے برابر مزدوری دی اس کو پڑھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ بہتوں کو ہمیشہ کی زندگی کی بخشش ملیگی جو اپنی کمائی یعنے نیک اعمال پر بھروسہ نہیں رکھ سکتے ہیں اور کہ خدا کا فضل آدمی کی ذاتی راستبازی کی ایسی کم قدر کرتا ہی کہ سبھوں کو برابر سمجھتا یہہ فضل کی تعلیم مسیح کی ساری تعلیم کی بنیاد پر منحصر ہی یعنے مسیح کی پہچان کہ خدا باپ ہی۔

اگر خدا صرف ایک بادشاہ ہوتا تو واجب ہی کہ وہ انسان کا انصاف اس کے کام کے موافق کریگا جزا اور سزا دیگا اور یہہ خیال کہ نجات آدمی کی کرنی سے حاصل ہوتی سچ ٹھہرتا ہی۔ لیکن اگر خدا باپ ہی تو اس کے مطابق اپنی ذات اور صفات کے سبب سے وہ آدمی سے فضل کا سلوک کریگا۔ ابھی اگر بادشاہت فضل سے ہی اس میں داخل ہونے کے لئے ضرور ہی کہ ہم فضل کو پاویں اس واسطے داخل ہونے کے لئے ایک خاص طبیعت ضرور ہی کہ آدمی اپنی مزدوری اور راستبازی پر فخر نہ کرے اور بھی کہ وہ اپنی ناراستی کے سبب سے خارج کئے جانے کی ناامیدی میں نہ رہے بلکہ اس کو مستعدی سے قبول کر لیوے چھوٹے بچے کا سا مزاج ہر ایک کو چاہئے جیسا (لوقا ۱۸: ۱۷) "میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہت کو چھوٹے لڑکے کی مانند قبول نہیں کرتا اس میں کبھی داخل نہ ہوگا"۔

باقی آیندہ

میموریل وعظ

تم اپنے ہادیوں کو جنہوں نے تم سے خدا کی بات کہی یاد کرو اور ان کی چال کے انجام کو غور کرکے ان کے ایمان کی پیروی کرو یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے عبرانی ۱۳: ۷-

۱- رسول اس آیت میں ہمیں ہمارا ایک فرض بتلاتا ہے۔

۲- کہ ہم کیونکر اس فرض کو ادا کر سکتے ہیں-

ہمارے فرض میں تین حصہ ہیں- الف ہادیوں کو یاد کرنا- ب ہادیوں کی چال کے انجام پر غور کرنا ج ان کے ایمان کی پیروی کرنا-

۳ تاریخ ماہ مئی ۱۹۰۹ء کو ہمارے عزیز ہادی پادری سموئیل ہنری کلاگ- ڈی ڈی- ایل- ایل- ڈی- دفعتاً اپنی محنتوں سے فراغت پا کے ابدی خوشی اور ابدی آرام میں داخل ہو گئے میں چاہتا ہوں کہ ہم آج اس فرض کو پیارے ہادی ڈاکٹر کلاگ مرحوم کی یادگاری کرکے ادا کریں-

ڈاکٹر کلاگ ۱۸۳۹ء کے ماہ ستمبر کی چھٹی تاریخ کو پیدا ہوئے اُن کے والد بزرگوار کا نام سموئیل کلاگ تھا جو براعظم امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کے متصل قصبہ کوگ کی پرسبٹیرین کلیسیا کے پاسبان تھے-

ڈاکٹر کلاگ نے اپنی کمائی سے پرسٹن کالج میں بی- اے- تک تعلیم پائی بعد اس کے تھیولاجیکل سمنری میں داخل ہوئے وہاں سے سند حاصل کرکے اور مشنری مقرر ہو کر ۱۸۶۴ء میں ہندوستان کو آئے فرخ آباد پرسبٹیرین مشن نے اُنکو فتحگڈھ میں انچارج مشنری مقرر کر دیا اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب کی میم صاحبہ دیندار اور ہوشیار تھیں دونوں نے ملکر مردانوں اور زنانوں میں کامیابی سے خداوند یسوع کی خدمت کی ۱۸۷۱ء میں صاحب معہ میم صاحبہ امریکہ کو واپس گئے پھر ماہ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو واپس ہندوستان آئے مشن نے ان کو الہ آباد سمنری میں پروفیسر مقرر کر دیا-

۴ مارچ ۱۸۷۶ء کو مسز کلاگ اس دارفانی سے کوچ کرکے ابدی آرام میں داخل ہوئیں ان کا آخری کلام یہہ تھا میں فقط مسیح کے ذریعہ بچ گئی-

بعد اس کے ڈاکٹر کلاگ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ساتھ لیکر امریکہ کو چلے گئے وہاں مشنری کام سے علیحدگی اختیار کرکے کینیڈا میں پرسبٹیرین کلیسیا کے پاسٹر اور علم الٰہی کے مدرسہ کے پروفیسر مقرر ہوئے-

صاحب نے اپنی اور اپنے بچوں کی خدمت کا خیال کرکے پھر شادی کی ایک دیندار مس سے جو اس وقت غمزدہ مسس کلاگ ہیں ۱۸۹۳ء میں ڈاکٹر صاحب بائبل سوسائٹی کی طرف سے ہندی میں بائبل کے مترجم مقرر ہو کر ہندوستان میں تشریف لائے اور اپنے ساتھی مترجمان سے ملکر بڑی محنت اور جانفشانی سے پُرانے عہدنامہ کا ہندی میں پورا ترجمہ کیا ابھی نظر ثانی ختم نہ ہوئی تھی کہ ۳ تاریخ ماہ مئی کو حسب عادت علی الصبح بستر سے اٹھے اور منہہ ہاتھ دھو نماز سے فارغ ہو کر اپنے دفتر کو گئے اپنے عزیز بھائی کے لئے ایک خط لکھکر لفافہ میں بند کرکے وہیں چھوڑا اپنی میم صاحبہ کے کمرے میں گئے بڑی خوشی کی حالت میں اُن سے چند باتیں کرکے اپنے معمول کے مطابق بائیسکل پر سوار ہوئے چونکہ سرکاری حکم تھا کہ کوئی صاحب لنڈھور کی سڑکوں پر بائیسکل نہ چلاوے صاحب جو اپنے حاکموں کے تابعدار تھے اُنہوں نے اپنے احاطہ میں اتنی زمین جس کی لمبائی قریب ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۰ یا ۲۵ فٹ تھی وقف کر دی کہ اس میں ورزش کے لئے صبح شام اپنی بائیسکل پر سیر کیا کریں وہاں سیر کرنے لگے چونکہ وہاں اجل بھی موجود تھی ڈاکٹر صاحب معہ بائیسکل ۱۵ فٹ کی گہرائی میں گرے اور جاں بحق تسلیم ہوئے اور یہہ ماجرہ اتنی جلدی گذرا کہ میم صاحبہ سے گفتگو کرنے اور اُن کی لاش پائے جانے میں صرف ۳ منٹ کا عرصہ گذرا اکثر صاحب غور خیال کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب گر کر نہیں مرے پر مر کے گرے جس کی وجہہ یوں بتاتے ہیں کہ عین بائیسکل کے زور سے چلتے وقت صاحب دل کی بیماری سے جو اُنہیں بیشتر سے تھی گذر گئے اور بائیسکل جب اپنے گھماؤ پر آیا تو گھمایا نہ جانے کے سبب سے نیچے گر گیا-

ڈاکٹر کلاگ ہر طرح سے اقبالمند شخص تھے جس کا سبب صرف یہہ تھا کہ وہ خداوند یسوع کو جانتے اور دل سے اُسے اپنا منجی قبول کرتے تھے یہہ ہی اُن کی اقبالمندی و کامیابی کا بھید تھا صاحب بہادر ہمیشہ بائبل کے مخالفوں سے جنگ کرتے رہے وہ اپنے سارے علم کو بائبل کی تعلیم کی تائید میں خواہ تقریر کرکے خواہ تصنیف کرکے خرچ کرتے تھے اُن کی تصانیف انگریزی زبان میں بہت ہیں- پر ہندوستانی میں بہت ہی کم اُن کا ارادہ تھا کہ بائبل کے ترجمہ سے فراغت پا کے ہندوستانی زبان میں کتابیں تصنیف و تالیف کریں گے-

البتہ ڈاکٹر صاحب نے ایک رسالہ مسٹر اکبر مسیح باندہ والہ کے خیالات کے خلاف تصنیف کیا جس میں اُنہوں نے قوی دلیلوں سے ثابت کر دیا کہ یسوع مسیح نہ فقط انسان بلکہ خدا بھی ہے ایک اور کتاب بھی اُنہوں نے تصنیف کی یعنے ہندی قواعد جسکی ہندی کے عالموں میں قدر کی جاتی ہے-

ڈاکٹر کلاگ مرحوم کی علمی لیاقت اس درجہ تھی کہ امریکہ انگلستان اور ہندوستان کے عالموں نے

اُنھیں اعلیٰ درجہ کے عالم قبول کیا۔

اگر ہم صاحب موصوف کو ہفت زبان کہیں تو بجا ہی وہ عبرانی۔ یونانی اور لٹن۔ انگلش۔ ہندی و اُردو زبانوں کو بخوبی جانتے تھے اور ممکن ہی کہ وہ فرانسیسی جرمنی اور ارمنی زبانوں سے بھی واقف ہوں۔

ڈاکٹر کلاگ کا دوامی غور طلب مضمون یہودیوں کی بحالی اور زمانہ ہزار سالہ تھا وہ کلام اللہ کے دخانی معنوں سے دور رہتے تھے وہ مسیح کی جلالی آمد اور زمانہ ہزار سالہ ایسے ہی مانتے تھے جیسے سب پریفیئیٹ مانتے ہیں کیونکہ وہ پری ملینی الیسٹ تھے وہ مسیح کی جلالی آمد سے ہزار سالہ کا شروع مانتے تھے۔

ڈاکٹر کلاگ سخاوت میں غنی تھے وہ روپیہ اور کپڑے اور روٹی کے محتاج کو اس کی امید سے زیادہ دیتے تھے ان کا اس طرح کشادہ دلی سے دینا اس لئے تھا کہ وہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ہر مہینہ خداوند کے لئے علیحدہ رکھتے تھے انہوں نے مجھ سے یہہ بھی کہا کہ میں جب سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خداوند کے لئے علیحدہ رکھتا ہوں تب سے میں نے اُس ذوالجلال سے بڑی بڑی برکتیں پائیں۔

ڈاکٹر کلاگ اگرچہ بڑے ہی عالم و عاقل تھے پر ساتھ ہی وہ بڑے حلیم مزاج بھی تھے وہ خدا کا کلام قبول کرنے میں بڑے ہی حلیم تھے وہ کلام اللہ کی تعلیم کو ایسے قبول کرتے تھے جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنے باپ اور ماں کی بات کو منظور کرتا ہی اگر کوئی شخص صاحب موصوف سے بائبل کے کسی بھید والے مقام پر سوال کرتا کہ اس کا کیا بیان ہوگا تو جواب دیتے کہ خدا نے اس کا بھید نہیں کھولا تو میں کون ہوں جو اس بھید کے کھولنے کی کوشش کروں چنانچہ ایکدفعہ میں نے صاحب سے سوال کیا کہ ۲ خط تسلونیقیوں ۲: ۵ میں ایک روکنے والے کا ذکر ہی وہ کون ہوگا تو آپ نے بڑی حلیمی سے فرمایا میں نہیں جانتا کیونکہ کلام اللہ نے مجھ کو نہیں بتایا۔

ڈاکٹر کلاگ کی تقریر اور تحریر ہمیشہ عالمانہ ہوتی تھی تو بھی وہ اَن پڑھ لوگوں سے ملتے وقت ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کچھ نہیں جانتے اُنھیں اپنے علم کا غرور کبھی نہیں آیا۔

ڈاکٹر موصوف صلاح کے محتاجوں کو صلاح دینے میں اور غمزدوں کو تسلی دینے کو ہمیشہ مستعد و طیار تھے۔

ڈاکٹر کلاگ لوگوں سے لین دین میں اپنا معاملہ ہمیشہ صاف رکھتے تھے۔ موتیرہ۔ مصوری اور لنڈھور کے مہاجن۔ بزاز بوچڑ سبزی فروش اور سوداگر اس کی شہادت دے رہے ہیں وہ اپنے نوکروں پر بھی بڑے مہربان تھے۔ صاحب موصوف میں ایک یہہ بھی خوبی تھی کہ اگر کوئی شخص ضرورت کیوقت ان کو کسی چیز دینا چاہے تو وہ پورے دام پر لینے کو راضی ہوتے تھے۔

ڈاکٹر کلاگ یہہ کہہ سکتے تھے اور ہم ان کا قول قبول کرنے کو طیار ہیں کہ دینداری سب باتوں کے لئے فائدہ مند ہی کہ اب کی اور آیندہ کی زندگی کا وعدہ اُسی سے ہی۔ ۱۔ تمطاؤس ۴: ۸۔ ہم سب کو ضرور ہی کہ ہم اُن کے نمونہ پر چلیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ کیا میں ان کے موافق ہو سکتا ہوں تو متن کی آئت یہہ جواب دیتی ہاں کیونکہ یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہی۔

ڈاکٹر کلاگ اسی کی مدد سے ایسے ہوگئے تو بھی ایسا ہی ہوسکتا ہی اگر یسوع مسیح سے ملا ہے۔

آخر میں سب ناظرین و حاضرین کی خدمت میں عرض ہی کہ آپ خداوند سے مسز کلاگ اور اُسکے یتیم بچوں کے لئے دعا مانگیں کہ خداوند ان کو اپنا اطمینان بخشے جو ساری سمجھ سے باہر ہی کہ وہی اُن کی نگہبانی کرے۔ فلپی ۴: ۷ ٭

راقم۔ رلارام باسٹر امریکن پرسبٹیرین چرچ ڈیرہ دون

ادائگی قرض

ناظرین با تمکین دینی اصلاح میں کل بنی آدم درحقیقت قرضدار ہیں یعنے اپنے مالک خدا کی بندگی اور عبادت کا قرض ہر ایک فرد بشر پر واجب و لازم ہی اور اس قرض کی ادائگی کیلئے ہر ملک و ہر قوم اور ہر زمانے کے لوگ اپنے اپنے طور سے کوشاں و جویاں رہے ہیں شاید کوئی بادشاہ جو بہت سا ملک اور فوج اور دولت قبضے میں رکھے خیال کرے کہ وہ اس قرض سے بری ہی پر نہیں وہ بھی دینی معاملہ میں مقروض ہی اسکو بندگی اور عبادت الٰہی کرنی فرض تھی جو اُسنے نہیں کی اور وہ قرضدار ہی امیر غریب عالم فاضل و جاہل اور بے علم اور مرد و عورت سب کے سب خالق مطلق یعنے خدا کے قرضدار ہیں۔ اور ادائگی قرض سب کے ذمے ہی۔ پر صرف مسیحی مذہب ہی خاص طور پر اس قرض کا ذکر کرتا ہی اور اسکی ادائگی کی ایک عجیب اور غریب تجویز پیش کرتا ہی جو یہہ ہی کہ جب بنی آدم خدا کے قرضدار ٹھہر چکے اور اپنی نیکی اور پاکیزگی کھو چکے اور صاف اور صحیح طور سے انکی عاجزی اور مسکینی ثابت ہوچکی تو خدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے اسکا مطلب یہہ ہی کہ جب اس جہان کے لوگ قرضدار ہوگئے اور بیکس ٹھہرے تو خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا تا کہ وہ دنیا میں آکر اُنکے قرض کو بھر دیوے اور اُنکا عوضی بنکر خدا کا پورا پورا عابد اور تمام راستی اور پاکیزگی کو پورا کرنیوالا ہوکر خود مقروضوں کی جگہہ لے اور اسپر فتویٰ الٰہی پورا کیا جاوے اور قرض بھر لیا جاوے اور جب قرض بھر دیا گیا تو مقروض گنہگار اُسکے وسیلے اسپر ایمان لانیکے ذریعہ سے خدا کے حضور مقرب بنیں اور مقدس بنکر

واقعات اور آراء

اخبار انیسویں صدی میں مولوی رفیع الدین احمد نے ایک چٹھی شایع کرائی ہی اس میں بتلایا گیا ہی کہ برطانیہ کے عیسائیوں کی طرف سے مشرقی سوڈان کے جوانوں کو تعلیم دینے کے لئے کالج کا کھولا جانا مناسب نہیں ہی وہ کہتا ہی کہ اس سے لوگونکو مذہبی جوش زیادہ بڑھیگا جو انگریزی حکومت کے لئے خطرے کا باعث ہوگا ہماری رائے میں وہاں کے لوگوں کو ضرور تعلیم دینا چاہئے مگر اس کالج میں تعلیم دینے کے لئے اعلیٰ درجہ کے دیندار مسیحی اُستاد اور اگر ہوسکے تو وہ مشنری پروفیسر مقرر کئے جاویں کہ جنہوں نے مسلمانوں میں کام کیا ہی اور جنکو اُن کے مزاج کا زیادہ تجربہ ہو چکا ہی یقین ہی کہ وہ ان کے مذہبی جوش کو دبانے میں کامیاب ہونگے۔

لندن مشنری سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہی کہ اس کے متعلق کل دنیا میں ۱۹۲ مرد اور ۶۹ زنانہ یورپین مشنری ہندوستان چین۔ جنوبی اور وسط افریقہ۔ میڈیگاسکر۔ پالنیشیا اور نیوگنی میں کام کر رہے ہیں قریباً آدھے سے زیادہ مرد اور کل عورتیں ہندوستان اور چین میں کام کرتے ہیں بحساب اوسط ہر ایک مشنری کے ساتھ بیس دیسی مددگار کام کرتے ہیں اب تک اڑھائی لاکھ کے قریب مسیحی ہوئے جن میں سے پچپن ہزار پانچسو عشائے ربانی میں شامل ہیں۔

جس طرح سے پانی کا خاصہ ہی کہ وہ نیچی جگہوں کو جاتا اور گڑھوں اور نشیبوں کو بھر دیتا ہی اُسی طرح سے مسیحی مذہب کا خاصہ ہی کہ وہ اُن پر پہنچتا کہ جو حقیر اور نفرت کے لایق اور گھنونے سمجھے جاتے ہیں اور اپنی پاک تاثیر سے اُن کو اُن کی رذی اور خراب حالت سے نکالکر ایسے کیریکٹر والے آدمی بنا دیتا ہی کہ دنیا کے لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔

اکثر بہت عرصہ سے انگلستان اور امریکہ کے جیل خانوں میں قیدیوں کے درمیان انجیل کی بشارت کا کام جاری ہی اور اُن میں سے کئی جو لٹیرے۔ ڈاکو۔ بدمعاش اور ہر طرح کے جرموں کے مرتکب ہوتے تھے اور نہایت ہی مکروہ اور خوفناک زندگی بسر کر رہے تھے اب خدا کے فضل سے نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں اور نہ صرف یہہ کہ اُنہوں نے اپنی بُرائیوں کو چھوڑ دیا ہی بلکہ ایسی پاک زندگی بسر کر رہے ہیں کہ جس سے کئی شخصوں کو انجیل کی زندگی بخش طاقت کا ثبوت مل گیا ہی نیویارک کی ریاست میں آج کل مکتی فوج کی مسز بوتھ صاحبہ وہاں کے جیل خانوں میں بہی کام کر رہی ہیں اور اُن کو اس کام میں بڑی کامیابی ہوئی ہی جیل خانوں میں کام کرنے کے لئے والنٹیرس پرزنرس لیگ بنائی گئی ہی کہ جس کے تین ہزار ممبر ہو چکے ہیں اور ہر ایک جیل خانہ میں لیگ کا اپنا سفید جھنڈا ہی جس پر نیلا ستارہ لگا ہوتا ہی کہ جو امید کا نشان ہی جس پر یہہ الفاظ لکھے ہوتے ہیں کہ "اوپر کی طرف دیکھو اور امید رکھو" اس کام کی مدد کے لئے جیل خانوں سے باہر ایسے گھر بنائے گئے ہیں کہ جن میں قید سے چھوٹنے کے بعد قیدیوں کو پناہ دیجاتی ہی۔

خوشی کی بات ہی کہ آج کل مسیحیوں میں کئی صاحبان شاعری کرنے لگے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے شعر شایع بھی کرتے ہیں ہم بہت چاہتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحیوں میں ایسے شاعر پیدا ہو جاویں کہ جو مسٹر شکی کی طرح اپنے روحانی تجربات کو ہندوستانی عام فہم راگوں میں ظاہر کر سکیں ابھی تک ہم کو گرجوں کی عبادتوں میں انگریزی گیتوں کے ترجمے کو استعمال کرنا پڑتا ہی کیونکہ ہندوستانی گیتوں میں وعظ کے مضمون کے مطابق بہت کم یا مشکل سے گیت ملتے ہیں ؛

زنانہ بائبل اور میڈیکل مشن کے سالانہ جلسے میں سر الگزینڈر مکنزی نے دیسی عیسائیوں کی نسبت یہہ گواہی دی کہ "اُن کے موافق وفادار و محنتی حلیم و فروتن۔ پاک زندگی بسر کرنے والے اور دل کے سچے لوگ نہیں مل سکیں گے اور جتنا اُن سے واقفیت ہووے اُتنا ہی زیادہ اُن سے اُنسیت و محبت بڑھیگی" کاشکہ ہم اس گواہی کا ثبوت اپنی زندگیوں سے دیسکیں

پادری۔ ایف۔ بی۔ مائر صاحب نے جو حال ہی میں ہندوستان کے مختلف حصوں میں اپنے درس دیکر ولائت کو واپس تشریف لے گئے ہیں لاہور کے لیڈی ڈفرن کرسچن گرلس سکول کی نسبت فرمایا کیونکہ اُن لڑکیوں کو درس سُنانے کے وقت اُنہیں معلوم ہوا کہ لڑکیاں عقلمند۔ ذہین۔ تیز اور بہتیری خوب تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے دل میں یہہ آیا کہ ہند میں مرد و عورت صرف دیسی کارگذاروں سے مسیح کے نزدیک لائے جا سکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر لڑکیاں آگ سے یعنے روح القدس کا بپتسمہ پالیویں تو بڑا کام انجام دے سکتی ہیں" اُنہوں نے ہدایتاً اُن لڑکیوں سے کہا کہ "اپنی اصلی غرض شادی کرنا نہ سمجھیں بلکہ ۳ یا ۴ یا ۵ یا ۶ برس اپنی زندگی کو یسوع مسیح کی خاطر زنانہ کام میں صرف کریں"

وایناکی رصدگاہ میں ۹ مارچ کو ڈاکٹر پلیسہ نے ایک نیا سیارہ معلوم کیا جس کا نام سلاطین رکھا گیا ہی۔

شعر و سخن

غزل

آنانکہ تکیہ بر عملِ خویش میکنند
دائم پئے نجات بس و پیش میکنند
نازم بریں مبادلۂ غیر معتدل
قرباں بجائے خویش بزو میش میکنند
دم زد بمردگاں چو مسیحا در انجمن
پر سم میانِ دشت چہ درویش میکنند
ناواقفانِ رازِ حقیقت بصد غلط
آئینِ دین و رسم مِلل کیش میکنند
کفارۂ گناہِ جہاں برۂ خدا است
منت چہ مومنیں چہ ہمیں بیش میکنند

الراقم - پادری کدار ناتھ منت

فی الموعظت ؁

کاہلی کو چھوڑ دو تم سر بسر
تاکہ دنیا میں نبو تم نامور
پاسداری قوم کی کیجے ضرور
دادخواہوں کیلئے ہو دادگر
خواہشوں جذبوں کو قابو میں رکھو
قدرتِ کامل ہو واجب نفس پر
مت رکھو تم نفسِ امّارہ کے ہاتھ
شہو تونسے سب کو واجب ہو حذر
ہم نے مانا تم میں ایماں ہو ضرور
ہم کو دکھلاؤ مگر اُس کے ثمر
ملکے باہم رہئے گا شیر و شکر
چھوڑ دو نا اتفاقی سر بسر
بیکسو نکی کیجیے ہر دم مدد
کیوں غریبوں کے نہیں بنتے سپر
نیکیاں دن رات تم کرتے رہو
تاکہیں سب تمکو نخلِ بارور
رات دن ہے یہہ ہی انور کی دعا
میرے عیسیٰ کی رہے تجھپر نظر

راقم - رامانند انور ؁

در وصفِ بائبل شریف

دونو عالم پر ہی پرتو اس خورِ ذیشاں کا ہی
عکس سے اس کے ہی دل روشن سر تاباں کا ہی
دافعِ ظلماتِ شرک و کفر ہی یہہ بیگماں
مخزنِ چشم و محبت اور گنجِ ایماں کا ہی
کیوں نہ ہو بے مثل و بے مانند یہہ ساری کتب
یہہ کلامِ جانفزا ای معترض یزداں کا ہی
کردیا ظاہر خدا کو جب سے اس نے ناظرین
بدعت و قرمت گئی جھنڈا گرا شیطاں کا ہی
کشتیٔ یزداں یہی ہی اور یسوع ہی ناخدا
بیٹھنے والے کو اس میں خوف کیا طوفاں کا ہی
ناظریں یہہ بائبل ہی بالیقیں روحِ حیات
زندگی پاتا تن و من اس سے ہر انساں کا ہی
سرنگوں ہیں سامنے اس کے سبھی اہلِ خرد
کون سرکش اور باغی شاد اس سلطاں کا ہی

دیگر

گُل و غنچہ سے نمایاں ہی جمالِ عیسیٰ
اور یزداں کے برابر ہی کمالِ عیسیٰ
اُس کے محکوم ہیں انسان و ملایک حیواں
ہاں سلیماں سے بھی افزوں ہی جلالِ عیسیٰ
عین عصمت ہی حقیقت میں خصالِ عیسیٰ
اور الفت بھی یقیناً ہی مآلِ عیسیٰ
ٹھیک دوزخ ہی جدا ہونا یسوع سے بیشک
شاد رضواں ہی یقیناً ہی وصالِ عیسیٰ

راقم

ڈی - این - شاد
لودیانہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی - نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر - این ڈبلیو - ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؁

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

لودیانہ

تعداد پیدائش مسلمان ۲۹ - ہندو ۱۰ - کل ۳۹ -
تعداد اموات مسلمان ۲۲ - ہندو ۱۵ - عیسائی ۱ - کل ۳۸
از ابتدار ۷ مئی ۱۸۹۹ء
لغایت ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء

پادری ای - ایم - ویری صاحب - ڈی - ڈی - اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پرس لودیانہ میں - ایم - وائلی - کے اہتمام سے چھپا ؁